قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 20 جولائی 2021ء | 09 ذوالحج 1442 ہجری قمری | جلد: 3 | شمارہ: 171

فرمانِ رسول ﷺ

تقویٰ اختیار کرنے کا جسمانی و روحانی فائدہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔

(ماخوذ از بخاری کتاب الرقاق)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

متقی کے لئے روحانی رزق

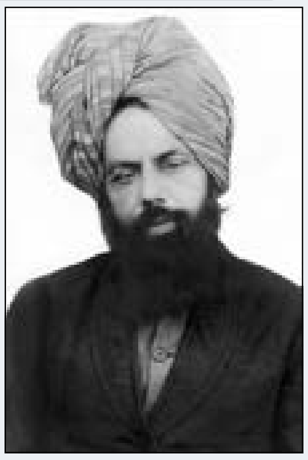

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ایسا ہی اللہ تعالیٰ متقی کو خاص طور پر رزق دیتا ہے۔ یہاں میں معارف کے رزق کا ذکر کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو باوجود امی ہونے کے تمام جہان کا مقابلہ کرنا تھا، جس میں اہل کتاب، فلاسفر، اعلیٰ درجہ کے علمی مذاق والے لوگ اور عالم فاضل شامل تھے، لیکن آپ کو روحانی رزق اس قدر ملا کہ آپ سب پر غالب آئے اور ان سب کی غلطیاں نکالیں۔

یہ روحانی رزق تھا جس کی نظیر نہیں۔ متقی کی شان میں دوسری جگہ یہ بھی آیا ہے۔ اِنۡ اَوۡلِیَآؤُہٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ (الانفال: 35) اللہ تعالیٰ کے ولی وہ ہیں جو متقی ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے دوست۔ پس یہ کیسی نعمت ہے کہ تھوڑی سی تکلیف سے خدا کا مقرب کہلائے۔ آجکل زمانہ کس قدر پست ہمت ہے۔ اگر کوئی حاکم یا افسر کسی کو یہ کہہ دے کہ تو میرا دوست ہے، یا اگر کوئی کرسی دے اور اس کی عزت کرے، تو وہ شیخی کرتا ہے۔ فخر کرتا پھرتا ہے، لیکن اس انسان کا کس قدر افضل رتبہ ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ اپنا ولی یا دوست کہہ کر پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے یہ وعدہ فرمایا ہے۔ جیسے کہ ایک حدیث بخاری میں وارد ہے: لَا یَزَالُ یَتَقَرَّبُ عَبۡدِیۡ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَاِذَآ اَحۡبَبۡتُہٗ کُنۡتُ سَمۡعَہُ الَّذِیۡ یَسۡمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیۡ یُبۡصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیۡ یَبۡطِشُ بِھَا وَرِجۡلَہُ الَّتِیۡ یَمۡشِیۡ بِھَا وَلَئِنۡ سَئَلَنِیۡ لَاُعۡطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسۡتَعَاذَنِیۡ لَاُعِیۡذَنَّہٗ۔ (صحیح بخاری جز رابع باب التواضع) یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا ولی ایسا قرب میرے ساتھ بذریعہ نوافل پیدا کر لیتا ہے۔۔۔الخ

(ملفوظات جلد اول صفحہ 12، 13 ایڈیشن 1984ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۳﴾

(الطلاق: 3)

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرے اُس کے لئے وہ نجات کی کوئی راہ بنا دیتا ہے۔

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ جن کا ولی اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ اور جن کا ولی خدا تعالیٰ ہو جاتا ہے اُن کے غم اور خوف تو ویسے ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ آئندہ کے لئے نیک عمل کرنے کی طرف اُن کی توجہ ہو جاتی ہے۔ گزشتہ کے اگر کوئی برے عمل ہیں تو اُن سے معافی ہو جاتی ہے۔ انسان کو اپنے مستقبل کے بارے میں خوف رہتا ہے۔ یہاں مثلاً بہت سارے اسائلم سیکرز (Asylum Seekers) آئے ہوئے ہیں، اُن کو ہر وقت فکر پڑی رہتی ہے کہ پتہ نہیں ہمارا کیا فیصلہ ہو گا، کیا بنے گا؟ بعض میں نے دیکھے ہیں، اس خوف کی وجہ سے کئی کلو اپنا وزن کم کر چکے ہیں۔ ملتے ہیں تو چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی ہوتی ہیں۔ کوئی اپنے بزنس کے حالات کی وجہ سے پریشان ہے۔ خوفزدہ رہتا ہے کہ پتہ نہیں آئندہ کیا ہو گا؟ طلباء ہیں تو اپنے امتحانوں کی وجہ سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ غرض آئندہ آنے والی باتیں انسان کو ایک خوف کی حالت میں رکھتی ہیں جب تک کہ اُن کے نتائج اُن پر ظاہر نہ ہو جائیں۔ اسی طرح حزن ہے یا غم ہے جو گزری ہوئی باتوں کا ہوتا ہے۔ جتنا بڑا غم ہو انسان اُتنا ہی زیادہ غمگین رہتا ہے۔ بعض دنیا دار اپنے کاروباروں کے نقصان میں اس قدر غمگین ہو جاتے ہیں کہ اُس کا مستقل روگ لگا لیتے ہیں۔ بعض دماغی توازن کھو بیٹھتے ہیں، بعض پر دل کے ایسے حملے ہوتے ہیں کہ مستقل بستر پر لیٹ جاتے ہیں یا دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ بہرحال ایک متقی مومن اور احسان کرنے والے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن کو نہ کوئی خوف ہو گا، نہ غم۔ ایک دیندار انسان جس کو خدا تعالیٰ کی صفات کا صحیح ادراک ہے اور اُس کے مطابق وہ اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے، وہ کبھی بھی دنیا کے غموں کو اپنا روگ نہیں بناتا۔ بیشک نیک لوگوں کو خوف کی حالت بھی آتی ہے، غم کی حالت بھی آتی ہے لیکن وہ دنیا کے غم نہیں ہوتے، وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے غم ہوتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کا خوف ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شعر میں فرمایا کہ

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

(نشان آسمانی، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 410)

بقیہ صفحہ 4 پر

اس شمارہ میں

- گھٹا کرم کی، ہجوم بلا سے اُٹھی ہے (منظوم)
- حلال و طیب اشیاء کے بارے میں قرآنی آیات کا مجموعہ
- کتاب، تعلیم کی تیاری
- ہیومینٹی فرسٹ برکینا فاسو۔۔۔۔

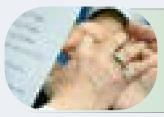

دربارِ خلافت

یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اس وقت جماعت احمدیہ جہاں دوسرے مذاہب کے سامنے اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے سینہ سپر ہے اور دونوں طرف سے ظاہری اور چھپے ہوئے مخالفین کا سامنا کر رہی ہے۔ دنیا کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت چہرہ اور آپ کی سیرت کے حسین پہلو پیش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دشمن کے آپؐ پر حملوں کے نہ صرف جواب دے رہی ہے۔ بلکہ آپؐ پر اعتراض کرنے والوں کو اُن کا اپنا چہرہ بھی دکھا رہی ہے۔قرآنِ کریم پر اعتراضات کے جواب دے رہی ہے۔ بلکہ قرآنِ کریم کی برتری دنیا کی دوسری مذہبی کتابوں پر ثابت کر رہی ہے۔ چند سال پہلے جب یہاں جرمنی میں ہی پوپ نے اسلام اور قرآنی تعلیم پر اعتراض کیا تھا تو مَیں نے جرمنی کی جماعت کو کہا تھا کہ اُس کا جواب کتابی صورت میں شائع کریں اور جرمن جماعت کے بہت سارے لوگوں نے مل کے یہ جواب تیار کیا اور اللہ کے فضل سے بڑا اچھا جواب تیار کیا۔ کسی اور مسلمان فرقے کو اس طرح تفصیلی جواب کی بلکہ مختصر جواب کی بھی توفیق نہیں ہوئی۔ پھر امریکہ میں جو پادری اسلام کی تعلیم کے خلاف بڑا شور مچاتا رہتا ہے، اس کے علاوہ بعض اور جو اسلام پر اعتراض کرنے والے ہیں اور لکھنے والے ہیں، اُن کے اعتراضات کے جواب دیئے، اُن کو چیلنج دیا لیکن مقابلے پر نہیں آئے۔ ہالینڈ، ڈنمارک وغیرہ میں اعتراضات کے جواب دیئے بلکہ اُن کو اُن کا آئینہ دکھایا کہ وہ کیا ہیں۔ پس اسلام مخالف طاقتوں سے تو ہم نبرد آزما ہیں ہی لیکن اس کے ساتھ ہمارے اپنے بھی ہمارے مخالف ہیں اور مخالفت میں تمام حدوں کو پھلانگ رہے ہیں۔مسلمان کہلا کر پھر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے نام پر آپ کے عاشقِ صادق پر ظالمانہ حملے کر رہے ہیں۔ آپ کی جماعت پر ظالمانہ اور بہیمانہ حملے کر رہے ہیں اور پاکستان کے نام نہاد علماء اس میں سب سے پیش پیش ہیں، آگے بڑھے ہوئے ہیں۔جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تذکرۃ الشہادتین میں یہ لکھا ہے کہ امیر کابل بھی مولویوں سے خوفزدہ ہے اور مولویوں کے کہنے پر صاحبزادہ صاحب کی شہادت بھی ہوئی۔ شاید اُس کے دل میں اُن کا کوئی احترام تھا۔ باوجودیکہ وہ وہاں کا بادشاہ تھا مگر اس امیر کی ڈور اُن مولویوں کے ہاتھ میں تھی۔۔ (ماخوذ از تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60) بعینہٖ اسی طرح آج پاکستان میں حکومت اور اس کی وجہ سے عوام بھی، کیونکہ عوام تو خوفزدہ رہتے ہیں، ان ظالم علماء کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔ یا یہ حکومتی کارندے اکثر وہ لوگ ہیں جو اِن مولویوں کی انسانیت سوز باتوں کو ماننے پر مجبور ہیں۔ بہر حال آج پاکستان میں بسنے والا احمدی صرف اپنی جان و مال کے نقصان کی وجہ سے ہی پریشان نہیں ہے یا فکرمند نہیں ہے۔ بہت سے احمدی لکھتے ہیں کہ اب تو لگتا ہے کہ یہ ہماری زندگیوں کا حصہ ہے۔ ہم تو اپنی جانیں ہتھیلی پر لئے پھر رہے ہیں۔ اب تو یہ معمول بن گیا ہے۔ یہ خوف تو کوئی اتنا زیادہ نہیں رہا لیکن ہمیں زیادہ بے چین کرنے والی چیز یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق انتہائی نازیبا الفاظ میں اشتہار چھاپ کر تقسیم کرتے ہیں۔ بڑے بڑے پوسٹر لگاتے ہیں اور سرکاری عمارتوں پر لگا دیتے ہیں بلکہ نازیبا تو ایک عام لفظ ہے، انتہائی گھٹیا اور لچر الفاظ استعمال کرتے ہیں جن کو ایک شریف آدمی پڑھ اور سُن بھی نہیں سکتا۔ یہ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ یہ الفاظ جو ہیں، یہ اشتہارات جو شائع ہوتے ہیں یہ ہمارے نقصانوں سے زیادہ ہمارے دلوں کو زخمی کرنے والے ہیں۔ہمیں بے چین کر رہے ہیں۔ یہ گندی زبان لاؤڈ سپیکروں پر سُن کر اور گندہ لٹریچر دیکھ کر ہمارا دل خون کے آنسو روتا ہے اور جب حکومتی کارندوں اور اربابِ حکومت کو کہو تو یا سُن کر دوسرے کان سے اُڑا دیتے ہیں یا پھر کہہ دیتے ہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے، مجبوریاں ہیں۔ بہر حال صبر اور حوصلے کی بڑی

بقیہ صفحہ 7 پر

گھٹا کرم کی، ہجوم بلا سے اُٹھی ہے

گھٹا کرم کی، ہجومِ بلا سے اُٹھی ہے
کرامت اک دلِ درد آشنا سے اُٹھی ہے

جو آہ، سجدۂِ صبر و رضا سے اُٹھی ہے
زمین بوس تھی، اُس کی عطا سے اُٹھی ہے

رسائی دیکھو! کہ باتیں خدا سے کرتی ہے
دُعا جو قلب کے تحت الثریٰ سے اُٹھی ہے

یہ کائنات ازل سے نہ جانے کتنی بار
خلا میں ڈوب چکی ہے خلا سے اُٹھی ہے

سدا کی رسم ہے، ابلیسیت کی بانگِ زبوں
انا کی گود میں پل کر اِباء سے اُٹھی ہے

حیا سے عاری، سیہ بخت، نیش زن، مردود
یہ واہ واہ کسی کربلا سے اُٹھی ہے

خموشیوں میں کھنکنے لگی کسک دل کی
اک ایسی ہوک دلِ بےنوا سے اُٹھی ہے

مسیح بن کے وہی آسماں سے اتری ہے
جو التجا، دلِ ناکتخدا سے اُٹھی ہے

وہ آنکھ اُٹھی تو مردے جگا گئی لاکھوں
قیامت ہو گی، کہ جو اس ادا سے اُٹھی ہے

امر ہوئی ہے وہ تجھ سے محمدؐ عربی
ندائے عشق، جو قول بلیٰ سے اُٹھی ہے

ہزار خاک سے آدم اٹھے، مگر بخدا
شبیہ وہ! جو تری خاک پا سے اُٹھی ہے

بنا ہے مہبط انوار قادیاں دیکھو
وہی صدا ہے، سنو! جو سدا سے اُٹھی ہے

کنارے گونج اٹھے ہیں زمیں کے، جاگ اٹھو
کہ اک کروڑ صدا، اک صدا سے اُٹھی ہے

جو دل میں بیٹھ چکی تھی ہوائے عیش و طرب
بڑے جتن سے، ہزار التجا سے اُٹھی ہے

حیاتِ نو کی تمنا ہوئی تو ہے بیدار
مگر یہ نیند کی ماتی، دعا سے اُٹھی ہے

کلام طاہر ایڈیشن 2004 صفحہ 66-67

اداریہ

کتاب، تعلیم کی تیاری

قسط 3

گزشتہ قسط نمبر 1 میں کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے درج ذیل تین امور پر لکھنے کی خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں۔
2۔نفس کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں۔
3۔ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں۔

ان عناوین کے تحت ادارہ الفضل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اکٹھے کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تیسری قسط پیش ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے فرائض

• حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے استغفار ہے اور درود شریف، تمام وظائف اور اَوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر ایک قسم کے غم وہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتے ہیں۔آنحضرت ﷺ کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے اور اس لیے فرمایا ہے اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ (الرعد:29) اطمینان، سکینت قلب کے لیے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے ورد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور ایک نئی شریعت آنحضرت ﷺ کی شریعت کے مقابلہ میں بنادی ہوئی ہے۔ مجھ پر تو الزام لگایا جاتا ہے کہ مَیں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر مَیں دیکھتا ہوں اور حیرت سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے خود شریعت بنائی ہے اور نبی بنے ہوئے ہیں اور دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں ان وظائف اور اَوراد میں دنیا کو ایسا ڈالا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی شریعت اور احکام کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ بعض لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ اپنے معمول اور اَوراد میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ نمازوں کا بھی لحاظ نہیں رکھتے۔ مَیں نے مولوی صاحب سے سُنا ہے کہ بعض گدی نشین شاکت مت والوں کے منتر اپنے وظیفوں میں پڑھتے ہیں میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دُعاؤں کے بعد اپنے لیے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا چاہے گا تو اسی سے حل ہوجائیں گی۔ نماز یاد الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اس لیے فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ (طٰہٰ:15)‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 133تا134 ایڈیشن 2016ء)

• فرمایا:

’’اب تم لوگ جو بیعت میں داخل ہوئے ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ تم نے عہد کیا ہے ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے سو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ عہد تمہارا اللہ کے ساتھ ہے جہاں تک ممکن ہو اس عہد پر مضبوط رہنا چاہیئے نماز روزہ، حج زکوٰۃ امور شرعی کا پابند رہنا چاہیئے۔ اور ہر ایک برائی اور شائبہ گناہ سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ ہماری جماعت کو ایک پاک نمونہ بن کر دکھانا چاہیئے زبانی لاف وگزاف سے کچھ نہیں بنتا جب تک انسان کچھ کر کے نہ دکھائے تم دیکھتے ہو کہ طاعون سے کس قدر لوگ ہلاک ہو رہے ہیں گھروں کے گھر برباد ہو رہے ہیں اور ابھی تک معلوم نہیں کہ یہ تباہی کب تک جاری رہے طاعون لوگوں کی بداعمالی کے سبب غضب الٰہی کی صورت میں بھیجی جاتی ہے یہ بھی ایک طرح کی رسول ہے۔ جو اس کام کو کر رہی ہے ہزاروں ہیں جو اپنے سامنے ہلاک شدہ لوگوں کے پشتے پر پشتے دیکھتے ہیں۔ خاندان کے خاندان تباہ ہوگئے ہزاروں لاکھوں بچے بے پدر، لاکھوں خاندان بے ٹھکانہ ہوگئے جہاں یہ پڑی ہے بے نام ونشان اس جگہ کو کر دیا بعض گھروں میں کیا محلوں اور گاؤں میں کوئی آباد ہونے والا نہیں رہا۔ انسانوں سے گذر کر حیوانوں کو تباہ کیا۔ گویا یہ بات کہ انسان کے گناہ سے تمام زمین لعنتی ہوگئی۔ اب گویا اہل زمین کیا چرند، کیا پرند انسان کی بدکاری کے بدلے پکڑے جارہے ہے۔ لوگوں میں باوجود اس کے کہ سخت سے سخت عذاب میں مبتلا ہیں۔ مگر ویسے ہی رعونت وکبر سے مخمور پھرتے ہیں موت کا خوف دل سے اٹھ گیا ہے اللہ تعالیٰ کی عزت کا پاس دل میں نہیں رہا عوام تو عوام خواص کا یہ حال ہے کہ دنیا پرستی میں سخت جکڑے ہوئے ہیں خدا کا نام فقط زبان پر ہی ہے۔ اندرونہ بالکل اللہ تعالیٰ کی محبت وخشیت سے خالی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 153تا154 ایڈیشن 2016ء)

• فرمایا:

’’غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سُست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہوجاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو۔ کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ آج کل اس توبہ میں بڑے بڑے مشکلات ہیں۔ اب یہاں سے جاکر تم کو بہت کچھ سننا پڑیگا اور لوگ کیا کیا باتیں بنائیں گے کہ تم نے ایک مجذوم، کافر، دجال وغیرہ کی بیعت کی۔ ایسا کہنے والوں کے سامنے جوش ہرگز مت دکھانا۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر کے واسطے مامور کئے گئے ہیں۔ اس لیے چاہیئے کہ تم ان کے لیے دعا کرو کہ خدا ان کو بھی ہدایت دے اور جیسے کہ تم کو امید ہے کہ وہ تمہاری باتوں کو ہرگز قبول نہ کریں گے تم بھی ان سے منہ پھیر لو۔ ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو۔ اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 25تا26 ایڈیشن 2016ء)

نفس کے حقوق

• حضرت مسیح موعود علیہ السلام اصلاح نفس کا ذریعہ صحبت صالحین کو قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو۔ اصلاحِ نفس کے لیے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا ہے جو شخص نری تدبیروں پر رہتا ہے وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے کیونکہ وہ اپنی تدبیروں اور تجویزوں ہی کو خدا سمجھتا ہے اس واسطے وہ فضل اور فیض جو گناہ کی طاقتوں پر موت وارد کرتا ہے اور بدیوں سے بچنے اور ان کا مقابلہ کرنے کی قوت بخشتا ہے وہ انہیں نہیں ملتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے آتا ہے جو تدبیروں کا غلام نہیں تھا۔ انسانی تدبیروں اور تجویزوں کی ناکامی کی مثال خود خدا تعالیٰ نے دکھائی ہے یہودیوں کو توریت کے لیے کہا کہ اس میں تحریف وتبدیل نہ کرنا اور بڑی بڑی تاکیدیں اس کی حفاظت کی ان کو کی گئیں لیکن کم بخت یہودیوں نے تحریف کر دی۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں کو کہا۔ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) یعنی ہم نے اس قرآن مجید کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں پھر دیکھ لو کہ اس نے کیسی حفاظت فرمائی ایک لفظ اور نقطہ تک پس وپیش نہ ہوا اور کوئی ایسا نہ کرسکا کہ اس میں تحریف تبدیل کرتا صاف ظاہر ہے کہ جو کام خدا کے ہاتھ سے ہوتا ہے وہ بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے اور جو انسان کے اپنے ہاتھ سے ہو وہ بابرکت نہیں ہوسکتا۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور اسی کے ہاتھ سے نہ ہو تو کچھ نہیں ہوتا۔ پس محض اپنی سعی اور کوشش سے طہارتِ نفس پیدا ہو جاوے یہ خیال باطل ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ پھر انسان کوشش نہ کرے اور مجاہدہ نہ کرے۔ نہیں بلکہ کوشش اور مجاہدہ ضروری ہے اور سعی کرنا فرض ہے خدا تعالیٰ کا فضل سچی محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا اس واسطے ان تمام تدابیر اور مساعی کو چھوڑنا نہیں چاہیئے جو اصلاح نفس کے لیے ضروری ہیں مگر یہ تجاویز اور تدابیر اپنے نفس اور خیال سے پیدا کی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں بلکہ ان تدابیر کو اختیار کرنا چاہیئے جن کو خود اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے اور جو ہمارے نبی ﷺ نے کر کے دکھائی ہیں آپ کے قدم پر قدم مارو اور پھر دعاؤں سے کام لو تم ناپاکی کے کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو مگر خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر صرف تدبیروں سے صاف چشمہ تک نہیں پہنچ سکتے جو طہارت کا موجب بنے۔

بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور اپنی تدبیروں پر بھروسہ کرتے ہیں وہ احتیاطیں کرتے کرتے خود مبتلا ہوجاتے ہیں اور پھنس جاتے ہیں۔ اس واسطے کہ خدا تعالیٰ کا فضل ان کے ساتھ نہیں ہوتا اور ان کی دستگیری نہیں کی جاتی۔ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنی تجویز اور خیال سے اگر کوئی اصلاح نفس کرنے کا مدعی ہو وہ جھوٹا ہے۔

اصلاح نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے۔ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ (التوبۃ:119) یعنی جو لوگ قولی، فعلی، عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں ان کے ساتھ رہو اس سے پہلے فرمایا یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ (التوبۃ:119) یعنی اے ایمان والو! تقویٰ اللہ اختیار کرو اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سنت کے طور پر بدی کی جگہ کو چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی

اندر ہوتا چلا جاتا ہے اگر کوئی شخص ہر روز کنجریوں کے ہاں جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ کیا میں زنا کرتا ہوں؟ اس سے کہنا چاہئیے کہ ہاں تو کرے گا اور وہ ایک نہ ایک دن اس میں مبتلا ہو جاوے گا کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے اسی طرح پر جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پئے گا۔

پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہیئے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاحِ نفس کے لیے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا حکم دیا ہے جو شخص نیک صحبت میں جاتا ہے خواہ وہ مخالفت ہی کے رنگ میں ہو لیکن وہ صحبت اپنا اثر کئے بغیر نہ رہے گی اور ایک نہ ایک دن وہ اس مخالفت سے باز آجائے گا۔ ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف اسی صحبت کے نہ ہونے کی وجہ سے محروم رہ گئے اگر وہ ہمارے پاس آکر رہتے ہماری باتیں سنتے تو ایک وقت آجاتا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی غلطیوں پر متنبہ کر دیتا اور وہ حق کو پالیتے اب چونکہ اس صحبت سے محروم ہیں اور انہوں نے ہماری باتیں سننے کا موقعہ کھو دیا ہے اس لیے کبھی کہتے ہیں کہ نعوذباللہ یہ دہریے ہیں شراب پیتے ہیں زانی ہیں اور کبھی یہ اتہام لگاتے ہیں کہ نعوذباللہ پیغمبر خدا ﷺ کی توہین کرتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں ایسا کیوں کہتے ہیں؟ صحبت نہیں اور یہ قہرِ الٰہی ہے کہ صحبت نہ ہو۔

لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب صلح حدیبیہ کی ہے تو صلح حدیبیہ کے مبارک ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کو آپ کے پاس آنے کا موقعہ ملا۔ اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کی باتیں سنیں تو ان میں صدہا مسلمان ہو گئے جب تک انہوں نے آپ ﷺ کی باتیں نہ سنی تھیں ان میں اور آنحضرت ﷺ کے درمیان ایک دیوار حائل تھی جو آپ کے حسن و جمال پر ان کو اطلاع نہ پانے دیتی تھی اور جیسا دوسرے لوگ کذاب کہتے تھے (معاذاللہ) وہ بھی کہہ دیتے تھے اور ان فیوض و برکات سے بے نصیب تھے جو آپ لے کر آئے تھے اس لیے کہ دور تھے لیکن جب وہ حجاب اٹھ گیا اور پاس آکر دیکھا اور سنا تو وہ محرومی نہ رہی اور سعیدوں کے گروہ میں داخل ہو گئے۔ اسی طرح پر بہتوں کی بدنصیبی کا اب بھی یہی باعث ہے۔ جب ان سے پوچھا جاوے کہ تم ان کے دعویٰ اور دلائل کو کہاں تک سمجھا تو بجز چند بہتانوں اور افتراؤں کے کچھ نہیں کہتے جو بعض مفتری سنا دیتے ہیں اور وہ ان کو سچ مان لیتے ہیں اور خود کوشش نہیں کرتے کہ یہاں آکر خود تحقیق کریں اور ہماری صحبت میں آکر دیکھیں۔ اس سے ان کے دل سیاہ ہو جاتے ہیں اور وہ حق کو نہیں پا سکتے لیکن اگر وہ تقویٰ سے کام لیتے تو کوئی گناہ نہ تھا کہ وہ آکر ہم سے ملتے جلتے رہتے اور ہماری باتیں سنتے رہتے حالانکہ عیسائیوں اور ہندوؤں سے بھی ملتے ہیں اور ان کی باتیں سنتے ہیں ان کی مجلسوں میں جاتے ہیں پھر کونسا امر مانع تھا جو ہمارے پاس آنے سے انہوں نے پرہیز کیا۔

غرض یہ بڑی ہی بدنصیبی ہے اور انسان اس کے سبب محروم ہو جاتا ہے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا تھا کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ:119) اس میں بڑا نکتہ معرفت یہی ہے کہ چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لیے ایک راستباز کی صحبت میں رہ کر انسان راستبازی سیکھتا ہے اور اس کے پاس انفاس کا اندر ہی اندر اثر ہونے لگتا ہے جو اس کو خدا تعالیٰ پر ایک سچا یقین اور بصیرت عطا کرتا ہے اس صحبت میں صدق دل سے رہ کر وہ خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانات کو دیکھتا ہے جو ایمان کو بڑھانے کے ذریعے ہیں۔

جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو استبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔ اسی لیے احادیث اور قرآن شریف میں صحبتِ بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اٹھ جاؤ ورنہ جو اہانت سن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار بھی ان میں ہی ہوگا۔

صادقوں اور استبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے اس لیے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں ہی سے ہے کیونکہ اِنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدہ ہیں سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دور رہے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 369-373 ایڈیشن 2016ء)

بنی نوع کے ہم پر حقوق

• فرمایا:

''تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لیے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا، نقب زنی نہیں کی، چوری نہیں کرتا۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوعِ انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لیے یہاں فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ یعنی اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔

یہ خوب یاد رکھو کہ نِرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اُس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہوں گے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا، خون نہیں کیا، چوری نہیں کی، ڈاکہ نہیں مارا اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی صدق و وفا کا نمونہ انہوں نے نہیں دکھایا یا نوعِ انسان کی کوئی خدمت نہیں کی اور اس طرح پر کوئی نیکی نہیں کی۔ پس جاہل ہوگا وہ شخص جو ان باتوں کو پیش کر کے اسے نیکو کاروں میں داخل کرے کیونکہ یہ تو بدچلنیاں ہیں صرف اتنے خیال سے اولیاء اللہ میں داخل نہیں ہو جاتا بدچلنی کرنے والے چوری یا خیانت کرنے والے، رشوت لینے والے کے لیے عادت اللہ میں ہے کہ اسے یہاں سزا دی جاتی ہے وہ نہیں مرتا جب تک سزا نہیں پالیتا۔ یاد رکھو کہ صرف اتنی ہی بات کا نام نیکی نہیں ہے۔

تقویٰ ادنیٰ مرتبہ ہے اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی برتن کو اچھی طرح سے صاف کیا جاوے تا کہ اس میں اعلیٰ درجہ کا لطیف کھانا ڈالا جائے اب اگر کسی برتن کو خوب صاف کر کے رکھ دیا جائے لیکن اس میں کھانا نہ ڈالا جائے تو کیا اس سے پیٹ بھر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا وہ خالی برتن طعام سے سیر کر دے گا؟ ہرگز نہیں اسی طرح پر تقویٰ کو سمجھو۔ تقویٰ کیا ہے نفسِ امارہ کے برتن کو صاف کرنا۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 366 تا 367 ایڈیشن 2016ء)

• بیمار پرسی اور کسی میّت کی تجہیز و تکفین کی نسبت ذکر ہوا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ:

''ہماری جماعت کو اس بات کا بہت خیال چاہیئے کہ اگر ایک شخص فوت ہو جاوے تو حتی الوسع سب جماعت کو اس کے جنازہ میں شامل ہونا چاہیئے اور ہمسایہ کی ہمدردی کرنی چاہیئے۔ یہ تمام باتیں حقوق العباد میں داخل ہیں۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس تعلیم اور درجہ تک خدا تعالیٰ پہنچانا چاہتا ہے اس میں ابھی بہت کمزوری ہے صرف دعویٰ ہی دعویٰ نہ ہونا چاہیئے کہ ہم ایمان دار ہیں بلکہ اس ایمان کو طلب کرنا چاہیئے جسے خدا چاہتا ہے۔ بھائیوں کے حقوق اور ہمسایوں کے حقوق کو شناخت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ زبان سے کہہ لینا کہ ہم جانتے ہیں بیشک آسان ہے مگر سچی ہمدردی اور اخوت کو برت کر دکھلانا مشکل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تمام حرکات اعمال افعال کے لیے ایمان مثل ایک انجن کے ہے۔ جب ایمان ہوتا ہے تو سب حقوق خود بخود نظر آتے جاتے ہیں اور بڑے بڑے اعمال اور ہمدردی خود ہی انسان کرنے لگتا ہے۔ ایمان کا تخم آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے لیکن یہ ہر ایک کے نصیب میں نہیں ہوتا۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 248 ایڈیشن 2016ء)

اللہ تعالیٰ ان تینوں عناوین کے تحت ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(ابوسعید)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

پس یہ دلدار کو راضی کرنے کی فکر اور خوف ہوتا ہے، اور یہ خوف جو ہے اُن کی توجہ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی طرف مبذول کراتا ہے اور اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:29) کی آواز اُن کو تسلّی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی اُن کے لئے اطمینانِ قلب کا باعث بنتا ہے جو پرانے غموں کو بھی دور کر دیتا ہے اور آئندہ کے خوفوں کے دُور ہونے کی بھی اُن کو تسلّی دلاتا ہے۔ تقویٰ پر چلنے والوں کا خوف پیار اور محبت کا خوف ہوتا ہے۔ تقویٰ کا مطلب ہی یہ ہے کہ ایسا خوف یا ایسی تڑپ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے بے چین رکھے۔ پس یہ بے چینی دل کو تقویت دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ دنیا دار کی بے چینی اس کے برعکس دلوں پر حملہ کرنے والی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والا، محسنین میں شمار ہونے والا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ رکھتا ہے اور اپنے اعمال پر نظر رکھتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مورد بنتا ہے۔ پس دنیا دار اور دیندار کے غم اور خوف میں یہ فرق ہے۔

(خطبہ جمعہ 3 فروری 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

جاوید اقبال ناصر مربی سلسلہ جرمنی

حلال وطیب اشیاء کے بارے میں قرآنی آیات

قسط اوّل

اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ’’حَلٰلًا طَیِّبًا‘‘ کا لفظ کئی جگہ پر اور متعدد معنوں میں استعمال کیا ہے۔ طیب و پاک رزق اور حلال و طیب کھانوں کے لئے تو کثرت سے ’’کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ‘‘ ’’رَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ‘‘ اور ’’رَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ‘‘ کہہ کر استعمال ہوا ہے۔ لیکن اِس کے علاوہ ’’ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً‘‘ پاکیزہ ذریّت کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ خبیث کو طیب مال کے ساتھ نہ ملانے کے لئے بھی اس لفظ کو ’’لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ‘‘ کہہ کر استعمال میں لایا گیا ہے۔ ’’فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا‘‘ میں یہی لفظ طیب و پاک مٹی سے تیمم کرنے کے لیے قرآن کریم میں آیا ہے۔ پاک مُلک کو ’’اَلْبَلَدُ الطَّیِّبُ‘‘ کہہ کر بھی پکارا گیا ہے۔ ’’مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ‘‘ میں کلمہ طیّبہ کی مثال، شجرہء طیّبہ سے دی گئی ہے۔ مومن کو حیاتِ طیّبہ کی صورت میں دوبارہ زندہ کرنے کے معنوں میں بھی یہ لفظ قرآن کریم میں ’’فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً‘‘ کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ جہاں جنّتیوں کو پاک قول کی طرف راہنمائی کا ذکر ہے وہاں پر ’’ھُدُوْٓا اِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ‘‘ کے الفاظ آتے ہیں۔ ’’اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ‘‘ میں مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ گھروں میں داخل ہوتے ہوئے ایک دوسرے کو سلام کرنے کے عمل کو ’’مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً‘‘ کے الفاظ میں ایک طیب تحفہ قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح سبا قوم کے مسکن کو ’’بَلْدَۃٌ طَیِّبَۃٌ‘‘ اور پاک کلمہ کو ’’اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ‘‘ کہا گیا ہے۔ ’’اَذْھَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ‘‘ میں جہاں اچھی چیزوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہاں ’’مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً‘‘ میں جنتیوں کے گھروں کی پاکیزگی کا ذکر کیا گیا ہے۔ کشتیوں کو چلانے والی خوشگوار ہواؤں کو ’’بِرِیْحٍ طَیِّبَۃٍ‘‘ اور نیت لوگ جو جنّتی ہوتے ہیں اُن کو ’’طَیِّبِیْنَ‘‘ کہا گیا ہے۔ اِن سطور میں اُن آیاتِ قرآنیہ کو اکٹھا کیا گیا ہے۔

لوگوں کو حلال و طیب اشیاء کھانے کا حکم

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۫ۖ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ۔ (البقرہ: 169)

اے لوگو! اُس میں سے حَلال اور طیّب کھاؤ جو زمین میں ہے اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

فَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّ اشْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ۔ (النحل: 115)

پس جو کچھ تمہیں اللہ نے رزق عطا کیا ہے اس میں سے حلال (اور) طیّب کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

رسولوں کو طیب چیزوں میں سے کھانے کی تاکید

یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ۔ (المؤمنون: 52)

اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھایا کرو اور نیک اعمال بجالاؤ۔ جو کچھ تم کرتے ہو اُس کا میں یقیناً دائماً علم رکھتا ہوں۔

اہل کتاب کو طیب رزق کھانے کا ارشاد

وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰی ؕ کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ (البقرۃ: 58)

اور ہم نے تم پر بادلوں کو سایہ فگن کیا اور تم پر ہم نے مَن اور سلوٰی اُتارے۔ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود اپنے اوپر ہی ظلم کرنے والے تھے۔

بنی اسرائیل کو رزق میں سے طیب چیزیں کھانے کی ہدایت

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ قَدْ اَنْجَیْنٰکُمْ مِّنْ عَدُوِّکُمْ وَ وٰعَدْنٰکُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَیْمَنَ وَ نَزَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰی۔ کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَ لَا تَطْغَوْا فِیْہِ فَیَحِلَّ عَلَیْکُمْ غَضَبِیْ ۚ وَ مَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْہِ غَضَبِیْ فَقَدْ ھَوٰی۔ (طٰہٰ: 81تا 82)

اے بنی اسرائیل! یقیناً ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات بخشی اور تم سے طُور کے دائیں جانب ایک معاہدہ کیا اور تم پر مَنّ اور سَلوٰی اُتارے۔ جو رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے طیّب چیزیں کھاؤ اور اس بارہ میں حد سے تجاوز نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب نازل ہو تو وہ یقیناً ہلاک ہوگیا۔

حضرت موسیٰؑ کی قوم کو طیب چیزیں کھانے کی تاکید

وَ قَطَّعْنٰھُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَۃَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ اَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اِذِ اسْتَسْقٰہُ قَوْمُہٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَھُمْ ؕ وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْھِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْھِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰی ؕ کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ۔ (الاعراف: 161)

اور ہم نے ان کو بارہ قبیلوں یعنی قوموں میں تقسیم کر دیا اور ہم نے موسیٰ کی طرف جب اس سے اس کی قوم نے پانی مانگا وحی کی کہ چٹان پر اپنے عصا سے ضرب لگا تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور سب لوگوں نے اپنے اپنے پینے کی جگہ معلوم کر لی اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا اور اُن پر مَن اور سَلوٰی اتارے۔ (اور کہا کہ) جو کچھ ہم نے تمہیں رزق عطا کیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ اور انہوں نے ظلم ہم پر نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے۔

مومنین کو رزق میں سے طیب چیزیں کھانے کا حکم

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَ اشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ۔ (البقرہ: 173)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

بنی آدم کو طیب چیزوں میں سے رزق دینے کا بیان

وَ لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰھُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰھُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا۔ (بنی اسرائیل: 71)

اور یقیناً ہم نے ابنائے آدم کو عزت دی اور انہیں خشکی اور تری میں سواری عطا کی اور انہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا اور اکثر چیزوں پر جو ہم نے پیدا کیں انہیں بہت فضیلت بخشی۔

بنی اسرائیل کو طیب چیزوں میں سے رزق دینے کا ذکر

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ وَ الْحُکْمَ وَ النُّبُوَّۃَ وَ رَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰھُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۔ (الجاثیہ: 17)

اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی اور پاک چیزوں میں سے انہیں رزق عطا کیا اور ان کو تمام جہانوں پر فضیلت دی۔

وَ لَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّ رَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰی جَآءَھُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ یَقْضِیْ بَیْنَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ۔ (یونس: 94)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو ایک سچائی کا ٹھکانا عطا کیا اور انہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا۔ پس انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ علم اُن کے پاس آ گیا۔ یقیناً تیرا ربّ قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے طیب چیزوں میں سے عالمین کو رزق عطا کیا

اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَ رَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ ۚۖ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (المؤمن: 65)

اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قرار کی جگہ بنایا اور آسمان کو (تمہاری) بقا کا موجب بنایا اور اُس نے تمہیں صورت بخشی اور تمہاری صورتوں کو بہت اچھا بنایا اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق عطا کیا۔ یہ ہے اللہ، تمہارا ربّ۔ پس ایک وہی اللہ برکت والا ثابت ہوا جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

تمام طیب چیزیں اور اہلِ کتاب کے (پاکیزہ) کھانے کو حلال قرار دیا گیا

اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَ طَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمْ ۪ وَ طَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّھُمْ ۫ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَ لَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَ مَنْ یَّکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ ۫ وَ ھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (المائدۃ: 6)

آج کے دن تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی گئی ہیں اور اہلِ کتاب کا (پاکیزہ) کھانا بھی تمہارے لئے حلال ہے جبکہ تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پاکباز مومن عورتیں اور ان لوگوں میں سے پاکباز عورتیں بھی جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تمہارے لئے حلال ہیں جبکہ تم انہیں نکاح میں لاتے ہوئے ان کے حق مہر ادا کرو، نہ کہ بدکاری کے مرتکب بنتے ہوئے اور نہ ہی پوشیدہ دوست بناتے ہوئے۔ اور جو ایمان ہی کا انکار کر دے اس کا عمل یقیناً ساقط ہو جاتا ہے اور وہ آخرت میں گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔

طیب چیزوں کو اور شکاری جانور کے روکے ہوئے شکار کو حلال کہا ہے

یَسْـَٔلُوْنَکَ مَاذَآ اُحِلَّ لَھُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ۙ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُکَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَھُنَّ مِمَّا عَلَّمَکُمُ اللّٰہُ ۫ فَکُلُوْا مِمَّآ اَمْسَکْنَ عَلَیْکُمْ وَ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ۔ (المائدۃ: 5)

وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے۔ تُو کہہ دے کہ تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔ اور شکاری جانوروں میں سے بعض کو سِدھاتے ہوئے جو تم تعلیم دیتے ہو تو (یاد رکھو کہ) تم انہیں اس میں سے سکھاتے ہو جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے۔ پس تم اس (شکار) میں سے کھاؤ جو وہ تمہارے لئے روک رکھیں اور اس پر اللہ کا نام پڑھ لیا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

(جاری ہے۔ دو اور اقساط کے ساتھ۔ ان شاءاللہ تعالیٰ)

رپورٹ: چوہدری نعیم احمد باجوہ ۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن ۔ برکینا فاسو

ہیومینٹی فرسٹ برکینا فاسو کی جانب سے مہاجرین کے لئے ضروریات زندگی کی فراہمی

وایوگیا میں تقریب کا انعقاد

مکرم ریجنل مبلغ وایوگیا، مکرم چیئرمین ہومینٹی فرسٹ اور مکرم امیر صاحب برکینافاسو

برکینا فاسو میں ہیومینٹی فرسٹ ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے اورگزشتہ دو دہائیوں سے بلاامتیاز رنگ ونسل اور مذہب وملت انسانیت کی بے لوث خدمت میں مصروف ہے۔ ملک بھر میں جہاں کہیں بھی کوئی مسئلہ ہو ، مثلاً قحط سالی، سیلاب یا کسی بھی قسم کی ہنگامی ضرورت پیش آئے، ہیومینٹی فرسٹ خدمت کے لئے ہمیشہ پیش پیش رہی ہے۔میڈیکل کیمپس کا انعقاد کرنا، آنکھوں کے مفت آپریشن کرنا، پینے کے پانی کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرنا، پرانے بور ہول جو ترک کر دیئے گئے تھے ان کو نئے سرے سے قابل استعمال بنانے میں مؤثر اقدام کرنا ، کرونا وبا کے دنوں میں ماسک اور ہینڈ سینیٹائزز کی تقسیم ،یہ سب اور اس کے علاوہ خدمت خلق کے بہت سارے دیگر کام ہیومینٹی فرسٹ برکینافاسو کے تحت ہمہ وقت جاری رہتے ہیں ۔

اندرون ملک مہاجرین کی حالت زار

عرصہ تین چارسال سے برکینا فاسو کے شمالی علاقہ جات میں امن وامان کی صورت حال مخدوش ہے۔ بے امنی کی اس لہر کی وجہ سے لاکھوں افراد اپنا گھر بار، کاروبار اور دیہات چھوڑ کرشہروں کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہیں ۔ تازہ اعداد وشمار کے مطابق اب تک ایک لاکھ پچپن ہزار سے زائد گھرانے متاثر ہو چکے ہیں۔ دو ہزار دوصد سے زائد سکول بند ہونے کی وجہ سے تین لاکھ سے زائد طلبہ کی تعلیم ڈسٹرب ہوگئی ہے۔ اسّی (80) کے قریب ہسپتال اورمیڈیکل سنٹرز بند ہو گئے ہیں اور برکینا فاسو میں مجموعی طور پر تیرہ لاکھ افراد مہاجر ہو چکے ہیں ۔

حکومت وقت اپنے وسائل کے مطابق ان مہاجرین کے لئے عارضی رہائش گاہوں کے قیام اور خوراک مہیا کئے جانے کے اقدامات کر رہی ہے۔ تاہم ضرورت اس قدر زیادہ ہے کہ یہ اقدامات نا کافی ہیں ۔

مہاجرین کیمپ اور بنیادی ضروریات کی قلت

حکومتی اعداد وشمار کے مطابق جن ریجن میں ان مہاجرین کا زیادہ رش ہے ان میں سب سے بڑی تعداد 'کایا' میں ہے اس کے بعد 'ڈوری' اور پھر 'وایوگیا' میں ہے ۔ ان تینوں مقامات پر مہاجرین کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ اس کے علاوہ دیگر چھوٹے شہروں میں بھی مہاجر کیمپ لگائے گئے ہیں۔ تاہم حکومت کے لئے مہاجرین کی اتنی بڑی تعداد کوسنبھالنا اور ان کی بنیادی انسانی ضروریات پوری کرنا ایک بہت بڑا ہدف ہے۔ مہاجرین کو جن اشیاء کی ضرورت ہے ان میں خیمہ جات، گھریلو برتن ، کپڑے ، بستر اور دیگر ضروری بنیادی اشیاء شامل ہیں ۔ان ضروریات کے علاوہ اتنی بڑی تعداد کے لئے Toilets کا مناسب انتظام نہ ہو پانا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔

ہیومنیٹی فرسٹ کی طرف سے مہاجرین کی امداد کا منصوبہ

ہیومنیٹی فرسٹ اور جماعت احمدیہ برکینا فاسو نے ان مہاجرین کی مدد کا منصوبہ بنایا۔ اس کے لئے مہاجرین کی تعداد کے لحاظ سے بڑے مقامات 'کایا' 'ڈوری' اور 'وایوگیا' کا انتخاب کیا گیا ۔ ان ضرورت مندوں تک امداد پہنچانے کے لئے برکینافاسو حکومت نے ایک جامع پروگرام بنا رکھا ہے۔مہاجر کیمپ میں مہاجرین کا اندراج کیا جاتا ہے اور مہیا آنے والی اشیاء اور سامان ان ضرورت مندوں میں برابر تقسیم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اس لئے جس جماعت، ادارے یا فرد نے ان افراد کی مدد کرنا ہووہ مدد کا سامان حکومتی نمائندگان کے سپرد کرتا ہے تا کہ ہر مہاجر خاندان تک حصہ رسدی پہنچایا جا سکے ۔ اس موقع پر مہاجرین کے نمائندگان بھی مدعو کئے جاتے ہیں ۔

ہیومنیٹی فرسٹ نے تین مقامات پر اس سامان کی ترسیل کو ممکن بنا کر خدمت خلق کے اس میدان میں ایک قدم آگے بڑھ کر اقدامات کرنے کی توفیق پائی ہے۔

وایوگیا میں تقریب

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے مہاجرین کی مدد کا سارا سامان حکومت کی نگرانی میں تقسیم ہوتا ہے۔سب سے پہلے وایوگیا شہر میں راشن تقسیم کیا گیا ہیومنیٹی فرسٹ کی طرف سے لائے گئے سامان کی تقسیم کے لئے مؤرخہ 2 جون2021ء کو گورنر ہاؤس وایوگیا میں تقریب کا اہتمام کیا گیا ۔

نیشنل ہیڈ کواٹرز سے مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینا فاسو اور مکرم جیالو عبدالرحمٰن صاحب چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ تقریب میں شرکت کے لئے وایوگیا تشریف لائے۔ اس سے ایک روز قبل مکرم کونے داؤدا صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برکینافاسو ، خدام الاحمدیہ کی ایک ٹیم کے ساتھ انتظامات کی خاطر وایوگیا پہنچ چکے تھے ۔

پروگرام کے مطابق تقریب کا آغاز ساڑھے دس بجے تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جس کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ پھر چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ برکینا فاسو نے ہیومینٹی فرسٹ کے قیام کی غرض و غایت اور خدمات کا تذکرہ کیا۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب برکینا فاسو نے خطاب کیا آپ نے توجہ دلائی کہ اصل زندگی تو یہ ہے کہ انسان دوسروں کی خدمت کرے اور جذبہ ایثار کے ساتھ زندگی گزارے اپنے لئے تو سب جیتے ہیں۔ آخر پر گورنر ریجن وایوگیا کے نمائندے نے خطاب کیا۔ گورنر صاحب ایک اہم میٹنگ کی وجہ سے تقریب میں شامل نہ ہو سکے۔ نمائندہ گورنر نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ اس مشکل وقت میں مدد فراہم

ڈوری میں تقسیم راشن کی تقریب 04جون 2021ء

کی۔

ان تقاریر کے بعد محترم امیر صاحب اور چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ نے مہاجرین کی ضروریات کے لیے لایا گیا سامان گورنر کے نمائندہ کے سپرد کیا۔ اس موقع پر مہاجرین کے نمائندگان بھی موجود تھے۔

تقریب میں اتھارٹیز کی شرکت

اس پروقار تقریب میں مختلف حکومتی اداروں کے سربراہان اور نمائندگان نے شرکت کی جن میں قابل ذکر نمائندہ کمشنر، نمائندہ میئر واہیگیا، چیف پریفکٹ واہیگیا ڈیپارٹمنٹ، ریجنل ڈائریکٹر برائے سوشل افیئرز اور دیگر شامل تھے۔ مسلمان کمیونٹی کے نمائندگان بھی تقریب میں شامل تھے پروگرام کے اختتام پر گورنر ہاؤس کے میٹنگ ہال میں ایک Reception کا انتظام کیا گیا۔ نیز سب شامل ہونے والے احباب کی تواضع کی گئی۔

ڈوری میں تقریب کا انعقاد

واہیگیا کے بعد ہیومینٹی فرسٹ کی ٹیم سامان کی نئی کھیپ کے ساتھ مورخہ 4 جون 2021ء کو ڈوری ریجن میں پہنچ گئی۔ ڈوری شہر میں واقع گورنر ہاؤس میں جماعتی وفد کو ریسیو کیا گیا اور تقسیم راشن کی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ برکینا فاسو اور مکرم امیر صاحب برکینا فاسو کے نمائندہ مکرم کونے واؤدا صاحب نے مختصر تقاریر کیں جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بلاامتیاز رنگ ونسل او رمذہب وملت خدمت خلق کی کاوشوں کا مختصر تذکرہ کیا۔ بعد ازاں ہزایکسی لینسی گورنر آف ڈوری نے خطاب کیا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ اور ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کو سراہتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر ریجنل اتھارٹیز نے شرکت کی۔

کایا میں تقریب کا انعقاد

واہیگیا اور ڈوری میں کامیابی سے مہاجرین کی ضروریات کا سامان مہیا کرنے کے بعد ہیومینٹی فرسٹ نے سب سے بڑے مہاجر سنٹر 'کایا' میں راشن تقسیم کا پروگرام بنایا۔ مورخہ 8 جون 2021ء کو کایا شہر کے گورنر ہاؤس میں اس کی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت اور ترجمہ کے بعد چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ برکینافاسو اور مکرم امیر جماعت صاحب برکینا فاسو نے تقاریر کیں۔ آپ نے مختصراً جماعت احمدیہ کی بےلوث خدمات کا تذکرہ کیا اور برکینافاسو میں قیام امن کے لئے دعا کی۔ 'کایا' ریجن کے گورنر نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جو امداد جماعت احمدیہ کی طرف سے لائی گئی ہے وہ حسب پروگرام ضرورت مندوں تک پہنچانے کا انتظام کیا جائے گا۔ وہ ریجن کی طرف سے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس مشکل وقت میں حسب معمول وہ خدمت خلق کے میدان میں نمایاں کام کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ اس موقع پر ریجنل اتھارٹیز علاقے کے دیگر معززین موجود تھے۔

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 1

عظیم اور نئی داستانیں ہیں جو پاکستان میں رہنے والے احمدی رقم کر رہے ہیں۔ پس ان صبر کے جذبات کو نتیجہ خیز بنانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں۔ دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تر کر لیں۔ اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے ہلانے کے لئے وہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جس نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے لئے فتوحات کے دروازے کھول دیئے تھے۔ آج دعائیں ہی ہیں جو ہمارے دلوں کو ان لوگوں کے چِرکے لگانے اور حملوں سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ یہ دعائیں ہی ہیں جو ہمیں ان لوگوں سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ مخالفین کی اسلام کے نام پر، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر، احمدیت دشمنی میں جس قدر تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اُسی قدر تیزی سے ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہونی چاہئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد جذب کرنے والے بنیں۔ پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو مَیں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دعاؤں کی طرف، صرف عام دعائیں نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ہفتے میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔ اسی طرح دنیا میں بسنے والے پاکستانی احمدی بھی اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔ اسی طرح دنیا بھر کے احمدی بھی جو پاکستانی نہیں ہیں اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان ظلم کرنے والوں کی جلد صفیں لپیٹ دے تا کہ ملک میں جلد امن وسکون قائم ہو سکے، تا کہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے متعلق جھوٹ اور مغلظات کے جو طومار باندھے جا رہے ہیں اُن کا خاتمہ ہو اور ملک بچ جائے ورنہ ملک کے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں۔ یقیناً پاکستانی احمدیوں کا یہ حق ہے کہ اُن کے لئے غیر پاکستانی احمدی بھی دعائیں کریں کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام آپ تک پہنچایا ہے۔ یقیناً جب اضطراری کیفیت میں دعائیں کی جائیں گی تو خدا تعالیٰ سنتا ہے اور آج جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف دریدہ دہنی کی انتہا ہو رہی ہے، اس سے زیادہ اور کونسی تکلیف ہے جو ہم میں اضطرار پیدا کرے گی۔ پس آج ہر احمدی کو مضطر بن کر دعا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ مضطر کی دعا خدا تعالیٰ کبھی رد نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دعا سنتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے، اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ (سورۃ النمل: آیت 63)‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلدنمبر14صفحہ259-260)

پھر فرماتے ہیں: ’’یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آ جاوے تو ان باتوں کے واسطے اُس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالتِ اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے جیسا کہ فرمایا اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ......‘‘

(ملفوظات جلدنمبر5صفحہ 455۔ ایڈیشن 2003ء)

(خطبہ جمعہ 7 اکتوبر 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: انصر رضا۔ واقفِ زندگی، نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن۔کینیڈا

احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا کی پہلی آن لائن مجلس شوریٰ 2021ء

دنیا بھر میں کورونا وائرس کے باعث جہاں ہرطرح کی معاشرتی اور کاروباری سرگرمیاں متاثر ہوئیں بلکہ بہت حد تک ان میں تعطل پیدا ہوگیا وہاں حج اور عمرہ سمیت بہت سے دینی اور مذہبی اجتماعات پر بھی اثر پڑا۔ احمدیہ مسلم جماعت عالمگیر میں مقامی، علاقائی، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے بہت سے اجتماعات پورا سال منعقد کئے جاتے ہیں۔ کرونا وائرس کے پھیلاؤ کی روک تھام کے لئے عائد کی گئی حکومتی پابندیوں کے باعث ان اجتماعات میں بھی ایک تعطل پیدا ہوگیا۔جیسا کہ ہم احمدی مسلمانوں کا اعتقاد ہے اور اس کے عملی مظاہر ہم ہمیشہ سے دیکھتے آرہے ہیں کہ اس الٰہی جماعت کے کام کبھی بھی نہیں رُکے بلکہ کسی نہ کسی شکل میں جماعتی کام بلاتعطل جاری رہتے ہیں۔شخصی اجتماعات پر حکومتی پابندیوں نے ہمارے اجتماعات کو بند نہیں کیا بلکہ آن لائن اجتماعات کی صورت میں اسے ایک نئی شکل دے دی۔ مقامی اور علاقائی اجتماعات منعقد کرنے میں محدود پیمانے پر احبابِ جماعت کی شرکت کے باعث تو کوئی خاص مشکل پیدا نہیں ہوتی لیکن ملک گیر سطح پر اور خاص طور پر کینیڈا جیسے ملک میں ساڑھے چار گھنٹوں کے فرق پر محیط چھ نظام الاوقات ہوں، احبابِ جماعت کو یکجا طور پر کسی اجتماع اور پروگرام میں اکٹھا کرنا ایک مشکل کام تھا جس کے لئے کافی محنت اور وقت درکار تھا۔ اسی لئے 2020ء کی مجلس شوریٰ منعقد نہیں کی جاسکی۔ لیکن امسال یعنی 2021ء میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور رہنمائی سے کینیڈا جماعت کی پہلی آن لائن مجلس شوریٰ منعقد کی گئی جو بفضلہٖ تعالیٰ کامیاب رہی اور اس طرح ایک نئی تاریخ رقم کی گئی۔ اس کی کامیابی میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور رہنمائی کے بعد نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب اور ان کے معاونین IT میں کام کرنے والے نوجوان رضا کاران کی انتھک اور دن رات محنت کا بڑا ہاتھ ہے جنہوں نے دو دنوں پر محیط اس پروگرام میں ایک لمحہ کا بھی تعطل پیدا نہیں ہونے دیا اور اس پروگرام کو نہایت خوش اسلوبی اور بلاتعطل جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ تمام نمائندگان، جن میں سے کچھ لوگ انٹرنیٹ اور آن لائن میٹنگز کے طریقہ کار سے بخوبی واقف نہیں تھے، کی مدد اور ان کے سوالات کے جوابات کے لئے ہردم موجود رہے۔

مجلس شوریٰ کے ابتدائی اجلاس عام، جس میں تمام نمائندگان شرکت کرتے ہیں، کے علاوہ ذیلی کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں جن میں منتخب ارکان شوریٰ کے ایجنڈا میں مختص کئے گئے موضوعات پر گفتگو کرتے ہیں اور پھر اپنی آراء کو ایک رپورٹ کی شکل میں اجلاس عام میں پیش کرتے ہیں۔ ان ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل اور منتخب نمائندگان کو وہاں تک رسائی دینا اور اس دوران ان میں شرکت نہ کرنے والے نمائندگان اور مبصرین کے لئے الگ سے پروگرام جاری رکھنا بھی ایک اضافی کام تھا جسے شعبہ نیشنل جنرل سیکرٹری اور IT کے رضا کاران نے نہایت مہارت اور خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحۡسَنَ الۡجَزَآءِ۔

کینیڈا جماعت کی یہ مجلس شوریٰ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 44 ویں نیشنل مجلس شوریٰ تھی جس میں شرکت کرنے والے نمائندگان کی تعداد 421 تھی جو آج تک منعقد ہونے والی تمام مجالس شوریٰ میں سب سے زیادہ تھی۔غیر روایتی اور جدید طریق پر منعقد ہونے کے باوجود اس مجلس شوریٰ کی تمام کارروائی میں تمام جماعتی روایات کو ملحوظ خاطر رکھا گیا اور انہی کے مطابق یہ انجام پائی۔

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحۡسَنَ الۡجَزَآءِ۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

لفظ شِفاء اور شَفاء میں فرق

ہم اپنے کسی مریض عزیز یا دوست کو دعا دیتے ہیں اللہ آپ کو شَفا دے یعنی ش پر زبر کے ساتھ ۔جو درست نہیں ۔ش پر زبر کے ساتھ شفاء کے معنیٰ ہلاکت، موت، کنارہ یا گڑھے کے ہوتے ہیں۔ جب کہ ش کے نیچے زیر کے ساتھ شِفاء کے معنیٰ تندرستی اور صحت کے ہوتے ہیں ۔ ہمیں یوں دعا دینی چاہیے کہ اللہ آپ کو شِفاء دے یعنی ش کے نیچے زیر کے ساتھ۔ جیسے اللہ قرآن کے متعلق فرماتا ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ

(بنی اسرائیل: 83)

ترجمہ: اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے۔

اور گڑھے یا کنارے کے معنوں میں ش پر زبر کے ساتھ قرآن میں یوں استعمال ہوا ہے:

وَکُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍ مِّنَ النَّارِ

(آل عمرآن: 104)

ترجمہ: اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے۔

(مرسلہ: زکیہ فردوس۔ برطانیہ)

20جولائی2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	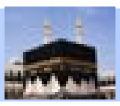	04:24	19:05
مدینہ منورہ	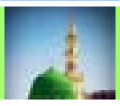	04:16	19:11
قادیان	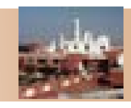	04:01	19:33
ربوہ		03:41	19:13
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:42	21:07

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡٓ أَسۡأَلُكَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِیَۃَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(سنن ابی داؤد کِتَابُ الۡمَنَاسِكِ بَابُ فَضۡلِ الطَّوَافِ حدیث: 2957)

ترجمہ:

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں ۔اے ہمارے مالک! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما۔اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

یہ سید ومولیٰ، مقدس الانبیاء، پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طوافِ بیت اللہ کی دعا ہے۔

حضرت عبداللہ بن سائبؓ نے رسول اللہ ﷺ کو طواف بیت اللہ کے دوران یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔

نوٹ: مزدلفہ میں بھی یہی دعا پڑھنے کا ذکر ملتا ہے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن